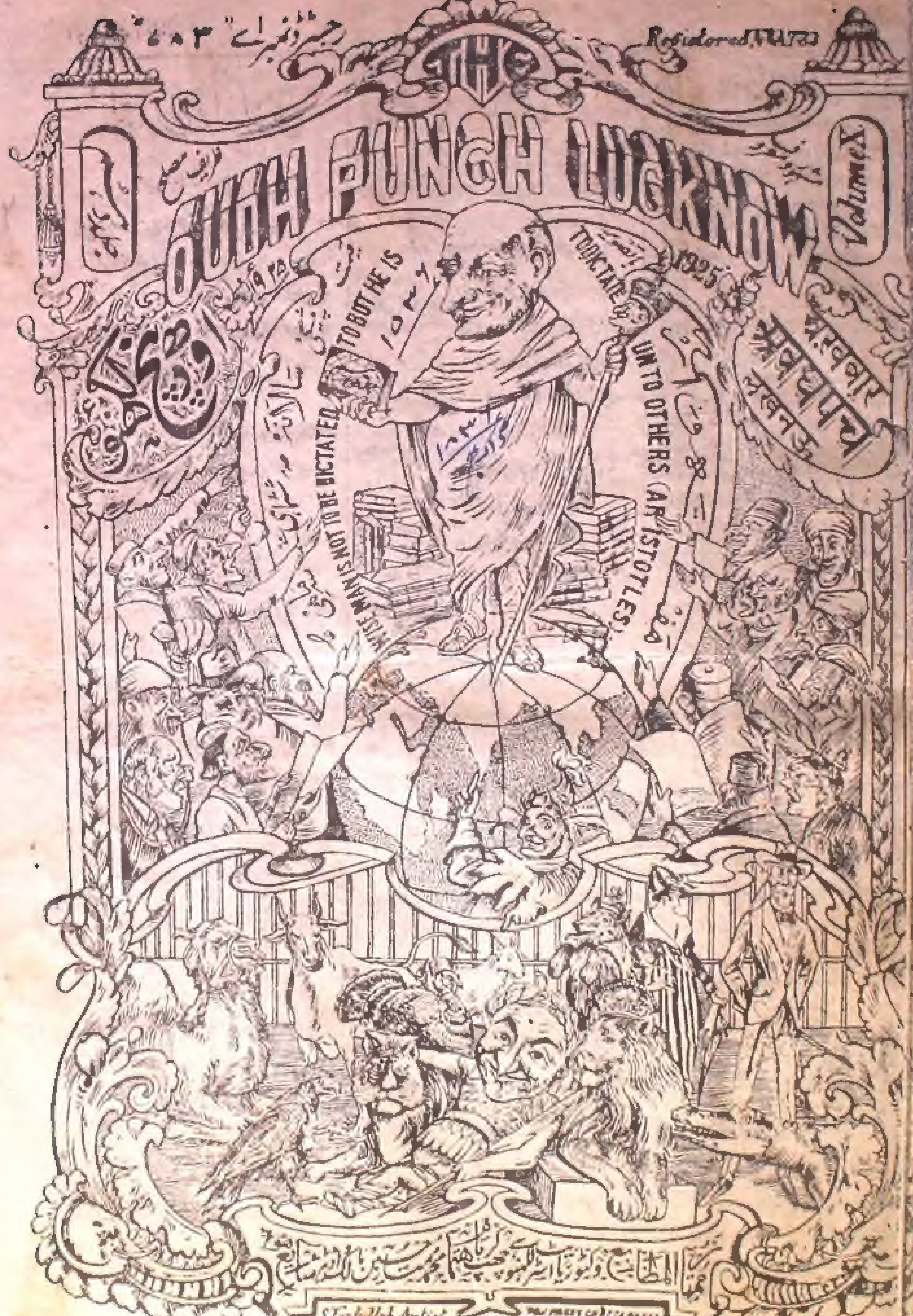

THE
OUDH PUNCH LUCKNOW
Volume X.
1925
WISE MAN IS NOT TO BE DICTATED TO BUT HE IS TO DICTATE UNTO OTHERS (ARISTOTLES)
S. Fazlullah Artist

لندن ڈائرکٹری

سالانہ شائع ہوتی ہے

پانچ زبانوں میں مقامی اور غیر ملکی کارخانوں و تاجروں کا ذکر ہوتا ہے لندن اور انگلستان کے دیگر شہروں و سلطنت انگلشیہ آئرلینڈ براعظم یورپ و افریقہ امریکہ ایشیا آسٹریلیا وغیرہ کے مشہور تجارتی مرکزوں کے

کارخانوں اور سوداگروں

سے براہ راست خط و کتابت اور معاملہ کا بہترین ذریعہ ہے۔ نام و پتہ مع دیگر تفصیلات کے تین ہزار سے زائد تجارتی عنوانات کے ماتحت دیے گئے ہیں جن میں

باہر مال بھیجنے والے تاجر

جہاز پر جانے والے مال کی تفصیل اسکا نو [illegible] کی بازاروں کی تشریح کے ساتھ۔

جہازوں کے راستے

مع [illegible] اور روانگی جہاز کے متعلق تفصیلات کی تشریح کے موجود ہے جو کارخانے اپنے تعلق سے درج کرنے چاہتے ہیں!

ایجنسیوں کے خواہشمند

بیوپاریوں کا نام و پتہ ایک ایک مناسب عنوان کے ماتحت صرف

ایک پونڈ دس شلنگ

میں درج کر دیا جائے گا۔ بہت اشتہاروں کا نرخ [illegible] صرف جو صاحبان [illegible] کی تجارت سے دلچسپی رکھتے ہیں ان کے لیے یہ ڈائرکٹری بہت ہی کارآمد ہے اور اسکی ایک جلد صرف [illegible] پونڈ کے آرڈر کے ہمراہ موصول ہونے پر بذریعہ پارسل روانہ ہوگی۔

لندن ڈائرکٹری کمپنی لمیٹڈ [illegible]

[illegible] لندن ای سی ۴ انگلینڈ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو — کھانسی ہیضہ درد پیٹ درد [illegible] سنگرہنی [illegible]

بے امراض کے لیے خوشبودار دوا جو صرف پانی میں چند قطرے ڈال کر پینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتے ہیں۔

قیمت [illegible] سب جگہ بکتا ہے

دو روح کیسری — [illegible] جو بلا جلن کے جڑ سے کھونے والی [illegible] دوا قیمت [illegible]

بال سدھا — بچوں کی کمزوری کو دور کر کے بدن کو مضبوط فربہ اور پھرتیلا بنانے والی میٹھی دوا قیمت .... [illegible]

ڈاک خرچ علیحدہ لگے گا

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب — بال بہار آنس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ [illegible] لکھنؤ

انسان سب کی نظروں سے پوشیدہ

وہ سب کو دیکھے اسے کوئی نہ دیکھے کتاب [illegible] کو تمام عمل اور محبت اور [illegible] کے سیکڑوں [illegible] عملیات [illegible] کا [illegible] کرنا اور [illegible] جات وغیرہ اگر اس کا کوئی ایک بھی عمل غلط یا بے اثر ثابت کرے ۲۵ روپیہ انعام ہوگا۔ ناظرین اودھ پنچ ایک ایک جلد ضرور منگائیں اگر نا پسند ہو حلفیہ قیمت واپس کر دونگا۔ قیمت [illegible]

[illegible] طلسم حیرت جس کے سات دن پڑھنے سے معشوق [illegible] تمام دل کی مرادیں [illegible] قیمت [illegible]

[illegible] محبت [illegible] دیوان [illegible]

[illegible] ناظم [illegible]

یہ کوئی نیا معاملہ نہیں کہ آپکو سمجھانے کی ضرورت پڑے

[illegible]

وید شاستری منی شنکر گووند جی جام نگر کاٹھیاواڑ

ڈسٹرکٹ [illegible] لکھنؤ

ہر بیماری کا علاج خود کر لو

جو صاحب اس [illegible] کتاب مجربات طبی [illegible]

[illegible]

مفت [illegible] چراغ صحت [illegible]

المشتہر منیجر دفتر چراغ حکمت علیگڈھ شہر (یوپی)

فریگرنٹ ٹوتھ پوڈر

دانت کی صفائی اور صحت منظور ہے تو خوشبودار منجن ایس علی حیدر اینڈ سنز کا بنایا ہوا استعمال کرو۔ تین ڈبیہ کی قیمت ۱۵ ار چھ ڈبیہ کی قیمت [illegible] ایک درجن ڈبیہ کی قیمت [illegible] علاوہ محصولڈاک

المشتہر

علی حیدر اینڈ سنز امروہہ مراد آباد

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی

کا

منظوم سفر نامہ عراق

عجب کیپ نظم سے ہنسیے اور شاعری [illegible] استادی سے فائدہ اٹھایئے۔ قیمت فی جلد [illegible] ٹکٹ بھیجیے وی پی اور منی آرڈر جھنجھٹ ہے۔

المشتہر۔ منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۰　نمبر ۴۲

مضامین غیر

مورخہ ۱۴ر نومبر ۱۹۲۵ء

لاجواب خواب

آج گیارہ بجے رات کو جب گلی گلی کی خاک چھاننے کے بعد کچھ دیر دم لینے کی مہلت ملی تو گھر آتے ہی بندہ کمبل میں ملفوف ہو کے خراٹے لینے لگا۔ ابھی اچھی طرح آنکھیں تک نہ بند ہوئی تھیں کہ بلا ارادہ کسی نامعلوم حال میں جا دھمکا۔ مورخ اگر کسی واقعہ کا راوی ہو تو اسکے واسطے وقت مقام کا نام اشخاص کی تعیین ضروری ہے مگر آپ جانیے بندہ ہے خواب کے عالم میں اور سوتے والا مرفوع القلم ہوتا ہے لہذا کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں کہ وقت مقام یا آدمیوں کا نام پوچھے۔ پوچھ کچھ اگر ضروری ہے تو پھر وہ بھی خواب میں ہونی چاہیے۔ بیداری میں نہیں۔

الغرض ایک چھوٹے سے کمرے میں مختلف الاشکال حضرات ڈولی پھولی کرسیوں پر اینٹھے خاں بنے ڈٹے تھے اور کمرے کے باہر برامدے میں پانچ چھ درجن حیوان بصورت انسان جمع تھے۔ دریافت سے معلوم ہوا کہ یہ میونسپلٹی کا دفتر ہے رائے دینے والوں کی فہرست میں جن لوگوں نے اپنا نام درج کرانے کی درخواستیں دی ہیں انکی حیثیت مکان اور آمدنی کی جانچ ہو رہی ہے۔ ایک نیم گرم صاحب بہادر آرام کرسی پر نیم دراز ہیں۔ یہ کسی بڑے ضلع کے مجسٹریٹ ہیں (داڑھی نہیں) دو ٹروں کے مکانات کا معائنہ کرنے کے بعد آج ووٹر سازی کی مہم سر فرما رہے ہیں۔ بلبلوں کے امیدوار بھی فرشتگان عذاب کی طرح صاحب کی جان پر مسلط ہیں اور ایک دوسرے کے ووٹروں کی مخالفت میں نہایت گرمجوشی کے ساتھ حصہ لے رہے ہیں۔

ایسا خوشگوار منظر دیکھ کر یہ خواب گزیدہ راقم (پنجاب) بھی علحدہ ایک کرسی پر ڈھیر ہو گیا اور کوتاہ گمان کے مزے لینے لگا۔

"کارروائی انتخاب"

سکریٹری۔ (چپراسی سے) شیخ جمن کو پکارو۔

چپراسی۔ شیخ جمن ساکن محلہ جیسٹ گنج حا... ضر... ہا ... ے (ہے)

جمن۔ حاضر صاحب

صاحب بہادر۔ ول جمن (جمن) ٹم (تم) کیا کام کرتا ہے اینڈ ٹمرا انکم کتنا ہوگا۔

جمن۔ حضور سرکار تو چوڑن کا کام کرت رہے مدا اب تو چھوٹ گیا ہے اور دو روپیہ (پیشہ) بھی ہوت ہیں جیکی آمدنی (آمدنی) تین سو روپیہ سالانہ سے جاستی (زیادہ) ہے۔

ٹینٹی بہادر۔ (امیدوار ممبری) حضور اس کا نام فہرست رائے دہندگان میں ہرگز درج ہونے کے قابل نہیں ہے۔ دیکھیے نا۔ اسکی داہنی آنکھ ضرورت سے زیادہ چھوٹی ہے دوسرے اسکے کھوپڑی کی ہانڈی میں بجائے مغز کے گوبر ابل رہا ہے جسکے ثبوت میں اسکی ناک کافی سمجھنا چاہیے۔

صاحب بہادر۔ اچا (اچھا) جمو بن (جمن) ٹم (تم) ٹومنٹی ورتھ ڈیٹ پر سول آئی ڈاکٹر کا سرٹیفکٹ پیش کرو۔

سکریٹری۔ لنگوٹی مل (نوسلم) کو آواز دو۔

چپراسی۔ لنگوٹی مل ساکن کنگال ٹولہ حا... ضر ... ہا ... ے (ہے)

لنگوٹی مل۔ ہاں صاحب ہاجر ہیں (حاضر ہیں)

صاحب بہادر۔ ٹم کس پوزیشن والا مین ہے۔

لنگوٹی مل۔ ہجور جناور کی اس بولی ہمرے سمجھ ماں ناہیں آوت آدمی کی تنا بتیاؤ۔

ایک وکیل۔ ارے کمبخت حضور دریافت کرتے ہیں کہ تمھاری سالانہ آمدنی کیا ہے۔

لنگوٹی مل۔ ہاں صاحب اب سمجھ میں آئے گوا۔

ایک وکیل۔ تو بتاؤ تم سال میں کتنا پیدا کرتے ہو اور کس ذریعہ سے پیدا کرتے ہو۔

لنگوٹی مل۔ جریا (ذریعہ) تو ہیں ہر دو ہاں (ہل اور بیل) سمجھ لیو اور دونوں پھسلن (فصلوں) ماں جو دیوتا کی کرپا بھئی تو ڈھائی ڈھائی سو من جو جوار پیدا ہوئی جات ہے۔

صاحب بہادر۔ اوہ۔ ڈیم کالا آدمی ہم (ہم) گلہ نہیں جانتے مانگتا روپیہ بتاؤ روپیہ۔

لنگوٹی مل۔ سرکار روپیا بانٹتا ناہیں جات سگل گلہ گھرے ماں کھاوا جات ہے۔

صاحب بہادر۔ (میز پر ہاتھ مار کے) بگڑے بلا مین۔ فول۔ الو کا ماافک بات کرتا ہے روپیہ بولو روپیہ۔

ایک وکیل۔ حضور فرماتے ہیں کہ روپیہ بتاؤ کتنا ملتا ہے۔

لنگوٹی مل۔ ہجور لگان دے بھرے کا گلہ سو سوا سو روپیا کی انداج ماں بیچ لین جات ہے اور گلہ کھائے ماں کھرچ (خرچ) ہوت ہے۔

ٹینٹی بہادر۔ (امیدوار ممبری) حضور یہ تو دیوانہ معلوم

حکم قرار دیے جانے دیوالیہ

(دفعہ ۲۷۔ ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۲۰ء)

(فقرہ ۲۶۲۔ اودھ سول ڈائجسٹ)

بعدالت جناب سکنڈ ڈسٹرکٹ جج صاحب بہادر لکھنؤ مقام اناؤ

مقدمہ دیوالیہ ۳۶ سنہ ۱۹۲۵ء

نسبت مقدمہ دیوالیہ نند لال ولد درگا پرشاد قوم کشمیر ساکن بادر گنج پرگنہ جھلوتر جھگرن ضلع اناؤ۔

ہرگاہ بموجب درخواست مورخہ ۷ر اپریل ۱۹۲۵ء دعویٰ بنی لال ولد مانک چند شیو پرشاد۔ مانک چند لاکا پرشاد۔ موتی لال چند ولال سنگی پرشاد و بیج لال۔ اور ولال کنج لال بھگونی لال شیوراج۔ بدری پرشاد شیو مگل رام۔ منی لال بھولکھن لال بھگوان رام رتن اور بعد سماعت فریقین یہ حکم دیا جاتا ہے کہ قرضدار دیوالیہ قرار دیا جائے۔ انکو اندر ایک سال درخواست ڈسچارج کی پیش کرنا ہوگی

مورخہ ۱۲ر اکتوبر ۱۹۲۵ء

مہر عدالت

دستخط حاکم بخط انگریزی

ہوتا ہے یہ کیا کسی کو صائب رائے دے سکیگا بھلا غلطی کرنے والا بھی کہیں عقلمند ہوتا ہے۔

ٹانگ گھسیٹ خاں (دوسرے امیدوار ممبری) غالباً یہ مثل حضور نے بھی سُنی ہوگی "دیوانہ بکار خویش ہشیار" یہ تو ایسی رائے دے گا کہ جو حقیقت میں اچھی آپ نظیر ہوگی اسکا نام فہرست رائے دہندگان میں ضرور درج ہونا چاہیے۔

صاحب بہادر۔ دو نو۔ نان سنس۔ دیکھو لنگڑی ٹال (لنگڑی ٹال) فراڈ نام درج ہونے نہیں سکتا تم نکالو نگتا ہے۔ سکریٹری مرزا بیگ کو بلاؤ۔

چپراسی مرزا بیگ ساکن محلہ [illegible] ... اسے دوس

مرزا بیگ حاضر ہوں صاحب۔

صاحب بہادر۔ تم کیا کرتا ہے؟

مرزا بیگ۔ میں تو ایک اخبار کا آنریری جرنلسٹ، نامہ نگار ہوں اور ایک اخبار معاملہ بھی نکالتا ہوں۔

ستم ظریف یار (امیدوار ممبری) حضور اصل غلط یہ حضرت کسی زمانہ میں احاطہ [illegible] سے اخبار نکالا کرتے تھے جو برسوں ہوئے کہ بند ہوگیا اب آجکل انکے پاس کوئی کام نہیں ہے ایک موٹے سوداگر نے اپنا کوٹھا ایک مستند [illegible] رنڈی کے حیلے سے عاریتہً دیدیا ہے اُسی میں رہتے ہیں۔

صاحب بہادر۔ کوائٹ رائٹ۔ آم (ہم) مل دیکھ چکا ہے کوٹھا کا حیثیت تین روپیہ منتقلی کا ہے۔ آچا۔ ی۔۔۔ر۔ جا بھیک (مرزا بیگ) تمہارا نام درج کیا گیا۔ گو آن۔

مولانا پیچ۔ اسوٹ [illegible] آخر کہاں تک سوا لیلیا ہے

دیکھنے لگیں زبردستی آنکھیں کھولنی پڑیں اب جو غور کیا تو [illegible] کی درخشاں گین رہا ہوں۔ یک دیوانہ آپ ہی آپ جھک مارتا ہے کہ واللہ [illegible] علیہ السلام بھی عجب چیز ہیں اور کیا خوب بھی عجب وقت شناس ہیں کلاس ہیڈ ماسٹر سید [illegible] میں بھی آدمی کی صورت نکال لی [illegible] کا زور جو کچھ بھی ہو وہ تو اُٹھ جائے لیکن اتنا سب ہی سمجھ سکتے ہیں کہ [illegible] نوید بھی کی خاطر میں انوکھی قسم کی نظریں شمع ضرور جگمگا رہی ہے کیا معنی کہ جھکے نظر ہے زور [illegible] کے فضل سے کہیں [illegible] ممبری [illegible] کی [illegible] جیایا کرتے ہیں وہ تو ممبری کی کرسی پر متاد نظر آئیں اور جو ذاتی گھر رکھتے ہیں بیٹھے بھی ممبر ہے اُن کا ووٹر بھی ہو جانا [illegible] بعض کی [illegible] ان کا قیام بھی شہر قیام سمجھا گیا اور بعض کی کم بختی ووٹری کی راہ میں [illegible] بہر حال اس سے غرض نہیں کہ وہ [illegible] نہ ہوا یا اس نے اُن سے ووٹ دینے کا



"کیوں مہاراجہ! یہ ہماری گاڑھی کمائی اور کتوں کا راتب؟"
"ہاں! اسگوں سے سگ بہتر ہیں"

ہارمونیم باجے

ہمارے کارخانہ میں نہایت عمدہ [illegible] خوبصورت [illegible] ہارمونیم باجہ ہر قسم کے تیار ہوتے ہیں [illegible]

ڈبل ریڈ [illegible] قیمت [illegible]

ڈبل ریڈ [illegible]

[illegible]

المشتہر

[illegible] ہارمونیم میکرز۔ محلہ [illegible] مستری مکان [illegible] ضلع پنجاب

کیوں وعدہ کیا مطلب تو یہ ہے کہ ایسی فضول باتوں میں محض شان دکھانے کے لیے روپیہ برباد کرنا مناسب نہیں۔ یارو عقل کے ناخن لو۔ میری کے سودے میں جو روپیہ صرف کرتے ہو وہ بھوکی تجارت میں لگاؤ۔ بڑے کی جان کی قسم مولانا ابن سعود کو اسوقت زرِ علیہ السلام کی سخت ضرورت ہے ابن سعود صاحب کی طرف سے امداد دیجیں اگر دیجی ہوتی ہے شکم کا زور بڑا۔ غذا کی مقدار تھوڑی۔ مدینہ ابھی محصور ہے۔ قبر رسولؐ کے طلائی شمعدان مع اسباب الکوکب الدری دمشہور ہیرا اور دیگر قیمتی چیزیں ابھی ہاتھ نہیں لگیں جو انکی روشنی ابھی تک ہو نہیں اور مسئلے کی لاؤ لاؤ سے کچھ دنوں کے لیے نجات ملتی اب تمہارا ہی آسرا ہے ۔ یاد رہے گے تو شکم پرستوں کی دعا لوگے حج کا ثواب لے گا۔ زدہ زر دنیا۔ شر در آخرت ” دو شر ہو ے تو کیا بہتر ہو گیا ہے۔ باقی پھر کبھی بشرطیکہ سیلانی روح نے پھر اسی باغ کی سیر کرائی۔ کیا معنی کہ یہ تو خواب ہے۔ اپنے بس کی بات نہیں۔ جو کچھ روح دکھائیگی دیکھیں گے

زبردستی کا دوزخ

بقلم

سر کوب

زوج من عود خیر من قعود

ذو اصبع عدوانی عرب کا ایک رئیس تھا جسکی چار لڑکیاں تھیں ایک روز یہ چاروں لڑکیاں آپس میں اپنی دلی آرزوئیں بیان کر رہی تھیں عدوانی اسی جگہ چھپا ہوا تھا کہ یہ لڑکیاں اُسے نہ دیکھ سکتی تھیں۔

ایک نے کہا ”بہن میرا تو جی یہ مردوں کی جو دو بہنے کوئی چاہتا ہے جو امیر ہو۔ نوجوان ہو۔ عطر کی مہک اُسکے ڈیل سے آتی ہو۔ عورتوں کے مزاج سے واقف ہو مزے دار ہو“

دوسری نے کچھ اور خواہش ظاہر کی تیسری نے تیسرا راگ الاپا مگر چوتھی مُنہ سے نہ بولی جب تینوں بہنوں نے بہت اصرار کیا تو کہنے لگی!

زوج من عود خیر من قعود

(لکڑی کا میاں بھی بن بیاہے بیٹھے رہنے سے بہتر ہوا) میاں انگلستان بھی اپنے وقت کے ذو اصبع عدوانی ہیں لڑکیوں کو سنجال رکھا ہے ان سب میں چھوٹی غریب انڈیا جان ہیں جنکے دل میں خدا جانے کتنے ارمان ہیں گزرا زمانہ تو ہر دو امیر۔ نوجوان مزے دار مزاج شناس صاحب جو ہر شوہر جیسے کبھی نظا۔ لارڈ انگلنگ میں سب تو نہیں مگر دو ایک وصف ضرور پائے جاتے تھے یعنی کسقدر مزاج شناس تھے اور خوشبو سونگھانے کا انہیں بہت شوق تھا۔ انکے بعد جلم چھوڑا ہے تو جیمسفورڈ صاحب تشریف لائے یہ فوجی اغراض پورے کرنے آئے تھے مطلبی آدمی تھے غرض پوری کی اور چلتے ہوئے۔ مگر چلتے چلاتے ایک شگوفہ اصلاحی اسکیم کی صورت میں چھوڑ گئے۔ پھر ریڈنگ آئے آپ انصاف کے ڈنکے بجاتے آئے تھے اور ڈنڈے بجاتے چلے جائینگے۔ نام بڑا درشن تھوڑے اونچی دوکان پھیکا پکوان خوان بڑا خنجوش (خوان پوش) بڑا کھول کے دیکھو تو آدھا بڑا۔ دینار لا لا کیا بہت کچھ رے کے ندسے پھندسے جاتے ہیں بیٹے ایک جھوٹ موٹ کی کونسل تھی وہ جو کچھ پاس کرتی تھی آپ اُسے مسترد کر دیتے تھے۔ البتہ اسے آپ کی مہربانی سمجھنا چاہیے کہ انہوں جیمسفورڈ اسکیم کا بودا پن آپ کے عہد میں بخوبی ظاہر ہو گیا۔ ارمان بھری انڈیا جان کی ساری امیدیں خاک میں مل گئیں۔

” جوئیں لا یشبعن وھیم لا ینقعن “

کھائیں بکری کی طرح سوکھیں لکڑی کی طرح۔ پئیں عمر بھر مگر کیا مجال جو پیاس بجھے۔

اب سنا ہے کہ جو تھے صاحب تشریف لائے ہیں آپ کا اسم گرامی رائٹ آنریبل ایڈورڈ فریڈرک لینڈلے وڈ ہے Wood کے معنی ہیں لکڑی یا عود۔ انکی آمد کی خبر سن کے اگر بی انڈیا جان فرمائیں۔

زوج من عود خیر من قعود

تو کچھ بیجا نہیں کیا مختے کہ آپ ہندوستانیوں کے نزدیک ایک غیر مشہور شخص ہیں اگر کال کوئی تو آپ کا اسم گرامی ہے نہایت اندیشناک ہے۔ لکڑی لیکر ڈنڈے چلنے کی خبر دیتا ہے۔ کہیں ایسا نہو کہ شمار کے اینڈ من میں لوکا اٹھے۔ لوگ کہتے ہیں کہ آپ ابھی کچی لکڑی ہیں یعنی آپ کا سن کچھ اوپر چالیس سال ہے ہندوستان کا وائسرائے بننے کے لیے ”خرانٹ“ ہونا بھی دستور رواج کی بات ہے مگر یہ قول ولایت والوں کا ہے جہاں ستر استی سال کے بڈھے نوجوان عورتوں کے ساتھ ناچتے اور چوتڑ پیٹتے ہیں ایشیا میں چہل سالہ شخص لڑکوں بلکہ جوانوں کی فہرست سے نکال دیا جاتا ہے۔ اللہ بخشے سعدی شیرازی اپنے نفس سے تعجب خیز فرماتے ہیں ؎

چہل سال عمر عزیزت گذشت
مزاج تو از حال طفلی نہ گشت

عرب کا ایک خدائی حکیم کہتا ہے:-

” اذا بلغ الرجل اربعین سنۃ نادیٰ منادی من السماء دنیٰ الرحیل “

(ادھر چالیس سال گزرے اُدھر فرشتے نے آسمان سے ندا کی کہ چل چلاؤ قریب ہے بوریا بستر باندھو) بعض حدیثیں کہتی ہیں کہ چالیس سال کی عمر تک خدا چھوٹی چھوٹی خطاؤں کو مقتضائے عمر کی ذیل میں شامل کر کے عفو کر دیتا ہے مگر چالیس سال کے بعد ہر ایک بڑا عمل کرم فرشتے دفتر میں جسکا نام کتاب اعمال ہے درج کر لیا جاتا ہے۔ ایشیا میں تیس سال کی عمر سے پختگی و پختہ کاری شروع ہوتی ہے اور تیس سال کے بعد بڑھاپے کا استقبال شروع ہو جاتا ہے سعدی کا قول ہے ؎

نشاط عمر باشد تا بسی سال
چو چل آمد فرو ریزد پر و بال

ایک عورت نے دوسری عورت سے پوچھا کہ بیست سالہ جوان کے حق میں کیا کہتی ہو کہا اُس سے تو بھول کی اُسکی خوشبو سونگھا کرو۔ پوچھا اور سی سالہ شخص۔ کہا ہاں بھاری بھر کم سنجیدہ فہمیدہ تجربہ کار۔ پوچھا چہل سالہ؟ کہنے لگی لڑکیوں اور لڑکوں کا باپ بننے کے لائق ہے۔ پوچھا پنجاہ سالہ۔ جواب دیا کوئی نہ جوڑے تو موت کو غنیمت ہے۔ دریافت کیا کہ اچھا شصت سالہ کے حق میں کیا کہتی ہو۔ بولی کھانسنے کا کھیل والا

پڑھے دو دو کرو..... لکھا ہے ری

الغرض ولایتی اخباری کاغذ ہمارے آئندہ آنے والوں کو حدیث اشتر غمر سمجھتے ہیں تو سمجھا کریں جب وہ ہندوستان پہونچ جائیں گے تو بہت جاری مکرم سنجیدہ فہمیدہ نوجوان دس کھلونے بن جائینگے۔ یہی تجربہ کاری تماشوں کا ریکارڈ پچھلوں کے واسطے ہدایت نامہ ہے۔ لکڑی (وڈ) کے معنی لکڑی (ہندوستان) نا ہے گی ہندوستان کو کاٹا لکڑ بنانے کی صلاحیت ہر دگر مزمیں ہے چاہے وہ ٹھ سال ہی ہو

مرسلہ

چوب خشک فلاسفر

تقیہ

عور ما گربود باشد ہنر م است

سیل تدقیق در سرمۂ تحقیق

نمبر ۲

(تتمہ ۳۱ اکتوبر سنہ ۲۵ء)

جناب بجوڑ صاحب فرماتے ہیں :-

"میں نے اپنے مضامین کے لیے ایک نیا انداز نکالا ہے۔ تمہید۔ شکریہ۔ داد۔ اصل مدعا۔ اور التماس جس کے اجزا ہیں"

واقعی یہ جملہ انداز نکلا ہیں آجتک کسی کو سوجھے نہیں۔ ہاں صاحب یہ فیض کس کے ہے؟ جن ڈھونڈا تن پائیاں۔ یہ مضمون فلک سے حضور کا گھر ڈھونڈتے ہوئے آتے ہیں بار ہا ہیں وہاں کا راستہ بتانے میں نقشہ کھینچنے کی ضرورت ہوئی۔ تمہید کو تو ہم نے یہیں سمجھا بجھا لیا۔ شکریہ کے تین وجوہ میں سے اول وجہ تخاطب کا شکریہ ہے آپ فرماتے ہیں مجھ سے ہیچمیرز کو قابل خطاب سمجھنا ہی وہ احسان ہے کہ اسکے شکریہ سے عہدہ برآ ہونا مشکل ہے۔ اگر واقعی یہ تخاطب قابل تشکر ہے تو حضرت بجوڑ کو لازم ہے کہ اس شکریہ کا مرجع اپنے نفس کو سمجھیں اسلیے کہ انھوں نے شرح طباطبائی پر اعتراض کیا اور مجبوراً دوسرے کو جواب دینا پڑا۔

دوسری وجہ یہ تحریر فرماتے ہیں کہ کتابیں بغور دیکھنی پڑیں اسلیے ایسے مسائل مستحضر ہوگئے جو گلدستۂ طاق نسیان بن چکے تھے۔ یہ بجائے خود ایک دعوے ہے۔ ہم استحضار مطالب کی ابھی کیفیت تو صحت وسقم جانچینگے۔ ابھی تو شک ہے۔ اگر کتابوں کی جانب رجوع کے موجب ہم ہیں تو شاید یہ شکریہ ابھی ناقص ہے تجدید نظر جب تک حد کمال کو نہ پہونچ جائے شکریہ ملتوی رہے تو بہتر۔ جو باتیں تجدید نظر کی تمہید میں دکھائی گئیں وہ جید نہیں ہے۔ اس بے حقیقت وجہ کا تتمہ تیسری وجہ ہے یعنی حضرت بجوڑ فرماتے ہیں کہ میں جناب طباطبائی کے بعض اجتہادات کی حقیقت ظاہر کرسکا ورنہ ان سے دنیا اسوقت تک واقف نہوتی جب تک اس ناچیز کی شرح شائع نہوجاتی۔ اگر مطالب ومسائل مستحضر ہوگئے ہوتے تو یقیناً حضرت بجوڑ بجائے خود مقر ملزم ہوکے چپ ہوجاتے اور اپنی شرح کا نام لینے کی جراءت نہ کرتے جبمیں مطالب فہمی کا عمل ابھی ہی واجبی ہے۔ ہر مجتہد پر اپنے مجتہدات میں تجدید نظر واجب ہے۔ یہ شکریہ حضرت طباطبائی کی زبان سے بھلا معلوم ہوتا کہ آپ کے نادر اعتراضات کی بدولت انھیں اپنا مستمسک واضح کردینے کا موقع ملا۔ غالباً دنیا ایسی نا منصف نہیں ہے کہ انکے وقت خیال دوقت نظر کی داد نہ دے۔

رہا داد کا مرحلہ تو واللہ باللہ اودھ پنچ حال کے شاعروں کی طرح داد کا منتظر نہیں رہتا۔ یہاں ادبی اصلاح مدنظر ہے جو کچھ امکان میں ہے وہ حاضر ہے۔ چونکہ "تو مرا بستنے خوش کردی من ہم ترا بہ بستنے" کی رسم پرانی ہے لہذا ہم بھی آپ کی برمحل شعرخوانی کی داد دیتے ہیں۔

ایک معصوم بچہ ماں کی گود خالی کرتا ہے اور آپ اس محل پر فرماتے ہیں ؎

ویرانہ چل کھڑا ہوا من کو چھاڑ کے
سمجھانے والے بیٹھ رہے ہاتھ جھاڑ کے

اب اپنے ردِ اعتراضات کا مطلب سنیے اور غور فرمائیے کہ آپ نے کسقدر وقت فضول نقل اقوال میں غارت کیا ہے۔ دارا ایک بادشاہ کا نام ہے۔ دارا کے دوسرے معنے مالک و صاحب بھی ہیں مگر جب یہ دوسرے معنی لیے جاتے ہیں تو اس شے کا اظہار کرنا جسکی طرف تملک کی نسبت دیجاتی ہے ضروری ہے ورنہ دارا سے وہی معنی متعارف مراد لیے جائینگے۔ اوستاد ذوق اپنے اس کلام میں پہلو بچا گئے ہیں وہ اس نام آوری کو مختص قرار دیتے ہیں جو تاج کیانی سے دارا کو حاصل تھی یعنی توضیح مرجح ہے کہ دارا کو سکندر سے جو شکست ہوئی ہے وہ یہاں مطلوب نہ سمجھی جائے۔ اسی پہ سکندر کا ذکر بھی موجود ہے۔

رہے دارا کو نام آوری تاج کیانی سے
سکندر نہ ہوا ہی سکہ کشورستانی سے

راقم

او بار الشعرا

چینی کا خمیر
یعنے
افتتاح چیف کورٹ

کہتے ہیں کہ نوشیرواں اپنے ابتدائی عہد میں ظالم تھا اس نے ایک بڑا سا محل بنایا بنانے کے بعد اسے خوب سجا اور خلق اللہ کو دعوت دی کہ آؤ دیکھو اور عیب نکالو۔ لوگ آئے دیکھتے بھالتے رہے تعریفیں کیں اور چلے گئے۔

بادشاہ سلامت اپنے اس محل پر خوشی کے مارے جامے سے باہر نکلے جاتے تھے۔ ان تماشائیوں میں ایک صاحب دل بھی تھا۔ بادشاہ سلامت نے اس سے پوچھا کہیں اور بھی ایسا بے عیب مکان دیکھا ہے؟ فقیر نے کہا خداوند مکان ایک ڈال سونے اور موتی کا بھی بنائیے تو بے عیب نہ ہوگا۔ یہ عیب کچھ کم نہیں کہ مکان ترابی رہے اور مکین صاحب چار دن کے بعد چل دیں۔ اگر مکان ہی کے ذریعے سے نام چلانا منظور ہے تو ایسی اینٹ گارے سے بنائیے جو زلزلے بجلی آندھی پانی آگ سے محفوظ رہے بنیاد عدل و داد پر تقوے کی ہوں چھت رحم کی ہو۔ زمین عدل وسخا کی ہو۔ اس بڈھے کو خدا اچھا رکھے کیا سوجھی تھی



تفریق بے: "واسوأتاہ"

مسٹر محمد علی: "ابن سعود کی محبت میں رسوائی تو یقینی ہے مگر یہ قابل لحاظ امر ہے کہ استقبال کرنے والوں میں چھری کانٹوں کے ساتھ چمچے بھی ہیں وھوالمقصود"

کہ بادشاہ کے خوش ذائقہ کباب میں ساگو مجبور کر دی۔ کمبخت نے تھوڑی دیر بھی خوش نہ رہنے دیا۔ آج اگر زندہ ہوتا تو ایسی حرکت پر قانون دل آزاری و دل شکنی کے ماتحت جیل خانے کی ہوا کھاتا

ہمارے صوبہ کی چیف کورٹ کا خمیر چالیس سال کے بعد اُٹھا تو کچھ مضائقہ نہیں چینی کا خمیر بھی چالیس سال گزر جانے پر اُٹھتا ہے۔ اسے ایک قانونی حل سمجھیے جسکا انعقاد چالیس سال قبل بلاوجہ سیتھن سیادی (?) سر انٹونی ڈ لائل کے عہد میں ہوا تھا اور انفکاک یا تولد سر ولیم میرس کے زمانہ میں ہوا۔ اسکی جنم کنڈلی میں اچھے اچھے کھلونوں سے کھیلنے اور پروان چڑھنے کی پیشگوئی پنڈت سر ولیم نے فرمائی ہے ہمیں اس سے تو اختلاف نہیں ہے۔ "ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات" جسکی چھوٹی چلے (?) ہیں آج لاکھوں نہیں تو ہزاروں روپے صرف ہو گئے اسکی جوانی بھی امید افزا ہے لیکن پنڈت جی کی آخری ایلیس (?) (دعا) کا پورا ہونا ذرا مشکل نظر آتا ہے آپ نے پہلے تو قانون کی ایک ذوقی تعریف (حد) بیان کی ہے لیجیے یہ وہ چیز ہے جسکی جگہ خدا کے سینے میں ہے اسکی آواز زمین و آسمان کا سُریلا نغمہ ہے......؟ پھر دعا کی ہے کہ یہ پُر حشمت تعریف خدا کرے جدید چیفکورٹ والوں پر بھی صادق آئے جنکے ہاتھوں قانون و انصاف کا انفاذ ہوگا۔ ہندوستانی کتب قوانین جب انصاف کی روشنائی سے لکھے ہی نہیں گئے پاپوں (?) کیونکہ جس عمارت کی بنیاد عدل تقوے (?) انصاف پر قائم نہیں بھلا اللہ میاں کے سینے میں اُسے کیوں جگہ ملے گی۔ اول تو اللہ میاں کو سینہ میسر نہیں دوسرے قانونی انٹیں ڈھالنے یا گھڑنے والی مشین جداگانہ ہے۔

جج آزاد نہیں کہ جس قانون کو انصاف کے خلاف دیکھے اسکی مخالفت کر سکے۔ آپ ہی دل پر ہاتھ رکھ کے انصاف کیجیے کہ اُس عدالت کو انصاف سے کیا سروکار۔ جو قیمت انصاف کے نام سے حاصل کیجاتی ہے (کورٹ فیس) اسکے گنا تے ہیں صاحب معاملہ کو اکثر دستیاب تھی۔ آبلہ پا۔ دشنام عمال کے سوا کچھ نہیں ملتا۔

ابتدائی کچہری میں انصاف حاصل کرنے چلے تو ساڑھے سات روپیہ فیصدی عروس انصاف کی منھ دکھائی میں تھے۔ وکیل صاحب قانونی محنتانے پر راضی نہیں ہوتے لہٰذا محنتانہ اور احمقانہ ملا کے پندرہ روپیہ پیشی پر اُنھیں چکایا۔ طلبانے اور لکھوائی پڑھوائی کا حق ادا کیا چپراسیوں کا حق ادا کیا۔ گواہوں کا حق ادا کیا۔ سررشتہ دار صاحب کا حق ادا کیا وہ حق موروثی ہے اور سو میں ایک بھی مشکل اس حق سے منھ پھیرنے والا دکھائی نہیں دیتا۔ پھر منصف یا حاکم اسپر مجبور نہیں کہ جلد ہی فیصلہ کرے "آؤ تو جاؤ کہاں" پیشیوں پر پیشیاں پڑ رہیں۔ سال دو سال تک دوڑتے دوڑتے پھیپھڑی پھول گئی اسے لیجیے چینی کا خمیر اُٹھا مگر گڑ گیا دستاویز ہے تو سچی مگر قانونی سقم رہ گیا چلیے ہو گیا ہے۔ آپ اپیل کر سکتے ہیں مگر انصاف کی قیمت دوبارہ ادا کرنی ہوگی۔ یاروں کے قبضے میں کیا نہیں ہے۔ چھوٹا انصاف درکار ہو تو حاضر ہے تجربے کی خواہش ہو تو موجود اور بڑے انصاف کا تو کیا ٹھکانا ہے۔ روپیہ حلال مشکلات ہے۔ دلواؤ سر ولیم اگر ایسے ہی انصاف کو اللہ میاں کے سینے میں گھسیڑنا چاہتے ہیں تو ہمیں امید نہیں کہ اللہ میاں اپنے سینے میں (بشرطیکہ سینہ رکھتے ہوں) یہ چھچھوندر لینا گوارا فرمائیں۔ جس قانون کی پابندی پر منصف یا جج مجبور ہے جب اُسمیں اتنی خامیاں ہیں تو دعا کیونکر قبول ہوگی ایسا بُرا، سخت اور کڑوا طرز انصاف ہے کہ مظلوم دشمن کے ظلم کو اس انصاف سے بہتر سمجھ کے گھر میں بیٹھ رہتا ہے اور کچہری کی طرف منھ کر کے نہیں سوتا۔ رشوتیں علانیہ لیجاتی ہیں اور کوئی باز پرس نہیں ہے۔ بل بے انصاف جسکا نام لیتے ہی مظلوم کا دم نکل جائے۔ انصاف کا ہے کو جلاب کی گولیاں ہیں خفیہ پولیس ہی کو دیکھیے تنخواہیں پاتی ہے مگر خلق اللہ سے اسکو مطلق نفع نہیں پہونچتا۔ ہر جا ہے ہر سا گاڑی اڑی ہے (?)

ایک کانسٹبل صاحب ایسے متعین ہیں کہ راہ رکتے جائیں کسی کے چوٹ چپیٹ نہ آئے۔ سر ولیم میرس نہیں جانتے مگر بچے بچے سے لے کے بوڑھا تک اس سے واقف ہے کہ کانسٹبل صاحب تانگے اکے گاڑی والوں سے ہر پھیرے میں سرِ عام ایک پیسہ لیتے ہیں۔ نہیں دیتا تو اعمال لی دنیا بن جاتے ہیں اور خوب گالیاں دیتے ہیں۔ اب سمجھ لیجیے کہ جہاں پل پر سے گزرنے کی فیس مقرر ہے وہاں محصل کی تحصیل اتنی وزنی ہوگی جتنی اس پہرے والے کانسٹبل کی جیب گھر جانے کے وقت ہوتی ہے۔ یہ عام انصاف کی نشانیاں ہیں۔ آپ بڑی بڑی کچہریاں بنائیے اور فرنیچر سے آراستہ کیجیے خوشنما حاکموں کو کرسی پر بٹھائیے مگر مدعا علیہ تو مدعا علیہ ہے یہ مدعی یا مستغیث مظلوم کے دل میں بھی ان کچہریوں کی عظمت پیدا نہیں ہو سکتی۔ ہاں خوف اور رعب پر کام چل رہا ہے۔ جہاں کی رعایا ظلم پر صبر و قناعت کرتی ہے وہاں ظلم ہی قانون ہو جاتا ہے۔ یہ ایک حکیم کا قول ہے۔ فرض کرو کہ ایک حصہ ناانصافی قانون میں ہے تو ہزار حصہ اسکے طرز نفوذ و انفاذ میں مخفی ہے۔ رعایا اسکی عادی ہو گئی ہے حکومت اس ظلم کے انسداد کی طرف سے غافل و بے پروا ہے رشوت خوار حکام و عمال کے دل میں خوف نہیں چین سے گزرتی ہے۔ جب کا روپیہ بستوں (?) کی نوبت آئے گی تو جھک مار کے لوگ کچہری جائیں گے۔ مگر یہ کچھ مونچھوں پر تاؤ دینے کی بات نہیں ہے۔ لہٰذا انصاف کا نام لینا بیکار ہے ابھی سونے کا قلم دیکھیے اتنے بڑے مجمع کی تنظیم تکریم دیکھیے۔ آتشبازی دیکھیے چراغاں کی سیر دیکھیے۔ ناچ دیکھیے۔ اچھے اچھے کھانوں کی بو سونگھیے اور چکھیے۔ سترہ توپوں کی سلامی کے دنادن سنیے مگر اس چیز کا تذکرہ نہ کیجیے جس کا نام ناموس الٰہی (عدل) ہے اس تذکرہ سے دل دُکھتا ہے آپ کے اس دارالقضا میں اس ظریف پیر کو بھی عیب نظر آتا ہے اور شاید آپ بھی ہم سے متفق ہیں جبھی تو آپ بھی وجدِ انصاف کی دعا مانگتے ہیں ورنہ تحصیل حاصل عقلا کے نزدیک فضول ہے۔ لیجیے تو خوشامدی راہ سے کہہ دیں کہ اے سبحان اللہ واہ وا واہ وا۔ اللہ

تیرا لاکھ لاکھ شکر تیرا ہزار ہزار احسان ہے۔ خوشا بحال صوبۂ اودھ کہ اسے چیف کورٹ ملی۔ اس احسان سے بڑے بڑے مصوبہ کے دن پھر گئے۔ مگر عوام کے واسطے کوئی خوشی کا محل نہیں ہے۔ سوچ بچار سے تو یہی کہ آئیں سے دو تعلقداروں کے جھگڑے چکائیں گے جن کے گھرانوں میں ہزارہا بتی بر عمل ما نصاف دستور ہیں مثلاً غصب حق خواہری و دختری سوا رشتہ حد کا ... اور دوسرے ذوی الفروض کا محروم دیکھنا۔ قطع صلۂ رحم۔ عیاشی فحاشی قرض داری مقدمہ بازی سگے بھائی کو حرامی بنانا یہ ہر پرانے دستور ہی کے نتائج ہیں جنہیں سے بعض کا حوالہ خود لاٹ صاحب نے اپنی تقریر میں بھی دیا ہے۔ ہاتھ لگے تمنا دانی بیچ میں تو یہ تین سوا کروڑ دوسری رعایا کے حصے میں آئیں گے۔

یہ تماشا ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ ایک غریب گنوار سے اہلمد صاحب نے اپنا حق مانگا یہ بیچارہ ایک ہی مقدمہ میں کئی مرتبہ اہلمد صاحب کا حق ادا کر چکا تھا اس وجہ سے حلاّ کے لگا چیخنے۔

"تمہارے ایک پولیس مسٹر کو اتنا قسم نہیں ہوت۔ ارے رام گھوس دیت دیت پران نکس گئے۔"

(تمہارے حق حقوق کا جھگڑا کسی طرح ختم نہیں ہوتا خدایا رشوت دیتے دیتے جان نکل گئی) بات علاقہ کہنے کی نہ تھی۔ دو ایک آدمی جمع ہو گئے تو اہلمد صاحب نے فوراً چپراسی کو آواز دی۔ "خدا بخش سے جاؤ اسے پولیس میں۔ کمبخت توہین عدالت کرتا ہے۔"

گنوار نے کہا:۔

"ارے جیادہ نہ تپاؤ۔ کت ہوں صاحب سے ارے صاحب دہائی ہے اہلمد گھوس مانگت ہے۔"

القصہ گنوار کی سنتا کون ہے چپراسی صاحب نے بھی چار آنے لیے تب جان چھوڑی۔

کیا یہی صورتیں انصاف کی ہیں؟

راقم ——

وہ صورتیں الٰہی کس ملک بستیاں ہیں
اب دیکھنے کو جنکے آنکھیں ترستیاں ہیں

روزنامہ ہندو کا سالانہ نمبر
باتصویر

یہ خاص نمبر اپنی طرز کی انوکھی نادر اور بے نظیر چیز ہوگی۔ جس میں ہر مذاق کے لوگوں کی دلچسپی کا سامان مہیا کیا جائیگا۔ وہ نہایت کارآمد اور مستقل لٹریچر کا مجموعہ ہوگا کیونکہ اسمیں صد ہا ازلی دلچسپیوں کی کیفیت درج کی جائے گی۔ عالمانہ مضامین اور نظموں کے علاوہ نامور مدبروں کے حالات بزرگان مذاہب و ریاست داروں اور رہبران ملک کے کارنامے اور معرفت کی باتیں۔ تاریخی دلچسپ معلومات اور سائنس کے نکات و مسائل وغیرہ درج ہونگی۔ علاوہ ازیں ایک کارٹونوں کے بہت سی ایسی نادر تصاویر ہونگی جو عوام نے آج تک نہ دیکھی ہونگی۔ اہل الرائے کو کھلی آزادی ہے کہ جس موضوع پر چاہیں اپنے بیش قیمت خیالات کا اظہار فرمائیں۔

ایک نہایت دلکش سہ رنگی تصویر بھی ہوگی۔ جو کہ ... ہوالی ہے ... خوبصورت ... صفحات سے زیادہ ہوگی لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ کتابی اور رسالی ضخامت کا اعتبار ہوگی ... جس کا اعلان ... میں کیا جائے گا۔ اشتہار دینے والے اصحاب کو چاہئے کہ بہت جلد خط و کتابت کریں تاکہ بعد میں افسوس نہ کرنا پڑے۔

سپرنٹنڈنٹ روزانہ اخبار ہندو لاہور

مولانا پنچ کی نوٹ بک
العجز وسیلۃ الظفر

پرانا مقولہ ہے "العجز وسیلۃ الظفر" مگر خدا معلوم ہمارے دوست مولوی ظفر علیخاں نے کس بری ساعت سے سفر حجاز کا پاخواب کیا تھا۔ بحوالہ سیاست لاہور مورخہ ۲۴ نومبر ہمیں یہ خبر سن کے نہایت افسوس ہوا کہ کراچی والوں نے ظفر علیخاں صاحب کے ساتھ گستاخانہ برتاؤ کیا۔ ایسی باتوں سے جو شخص مسرور ہو وہ یقیناً پاگل ہے۔ یہ صحیح ہے کہ علماء و مشائخ کے ساتھ بالفعل موصوف کا برتاؤ اچھا نہیں نام اور بے نام اُنکو ناسزا کہتے ہیں اور انکے بجائے مرد مشتعل ہوجاتے ہیں مگر اسکا قصاص یوں لینا ہرگز مناسب نہ تھا۔

اس خبر کے ساتھ ہی سنا گیا کہ زمیندار کی ضمانت قلم و سرکار نظام میں بند کر دی گئی۔ کیا تعجب ہے کہ اس حکم میں وظیفۂ سرکاری کی موقوفی بھی تھی جو لوگ کہتے ہیں کہ اگر ایسے امور سے بعض دیگر ... وسیلۃ الظفر قرار دیتے تو اچھے تھے مسٹر عبدالماجد دریابادی مسٹر عبدالحلیم شرر اور سب حضرات سے ظفر علیخاں صاحب کو بزبان حال فرمانا چاہیے۔

من نکردم شما حذر بکنید
کسی سے ہو سکے تو ناقص العقل "مِنّا" کو بھی بچائے

معزول می شوند معقول می شوند

سال بھر ادھر بعض اہل خبرت کی تحریریں ہیں پہونچی تھیں کہ خاندان قاچار سے عوام و خواص بدظن ہوتے جاتے ہیں۔ پارلیمنٹ ایران کی طرف سے جو خطوط رنگیلے احمد علی شاہ کے پاس بھیجے گئے ہیں اُنمیں دھمکیاں ہیں کہ وطن تمہارے برے ہیں پھر دیکھنا کہ بغاوت کی۔ مگر معلوم ہوا کہ شاہ کے سر پر فرانس کی پریاں کھیل رہی تھیں عشق کا بھوت بُری طرح پیچھے پڑا تھا آخر بیچارے چار ناچار معزول بھی ہوئے اور اپنے ساتھ تمام ارکان دودمان قاچار کی آبرو بھی مٹا گئے۔

وہ چہرے اب ایران میں مقبول خواطر نہیں رہے جو آنکی شراب کا نشہ تیز کرتے تھے سے

یک جام بیاد رخ شاہنشہ قاچار

قسطنطنیہ کے آخری خلیفہ کو معزول کرنے میں جتنا وقت غازی مصطفےٰ کمال نے صرف کیا تھا اُتنی ہی دیر سردار رضا خاں کو احمد علی شاہ کے استیصال میں لگی اب یہ دونوں اسلامی حکومتیں آزاد ہیں اور خدا کرے کہ ہمارے شرفاء ایران کے ساتھ آزادی کا لطف اُٹھائیں۔

معذرت

تفریق ہے "صاحب" یعنی جلسے کی کارروائی کا تتمہ آئندہ درج ہوگا۔ دوسرے مضامین بھی عدم گنجائش کے باعث ابھی درج نہ ہو سکے۔ سُنتے ہیں کہ آخریں نومبر کو محمد علی صاحب زبردستی اہل لکھنؤ کو ان کے منہ پر گالیاں دینے تشریف لاتے ہیں۔ دعویٰ یہ ہے کہ دیکھیں کوئی کیا بنا لیتا ہے۔ یعنی ۳۰ اکتوبر کے جلسے کی کارروائی اعتبار ہے ... وہ بابد ...

اُردو کی بہار
دیوان صنعتخانہ عشق
مسدس حالی
پیغام عمل
شکریۂ یورپ
شکوہ
جواب شکوہ
فریاد اُمت
سیرت قرۃ العین
بچوں کی کہانیاں
موج زمزم
مثنوی گلزار نسیم
دیوان خواجہ میر
پولیٹیکل
شاہد رعنا
لندنی جاسوس
رسالہ تذکیر و تانیث
جنگل میں منگل
دیوان جرکیو
شاعری کی پہلی
شاعری کی دوسری
شاعری کی تیسری
نکات اُردو
قواعد میر
زباندانی
اصلاح زبان
چراغ سحر
منیجر جنرل ...
اسٹور ...

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے پنچ پنچ ہوا میں گرہ لگا لی

اور

ایک گراموفون کی طرح سُروں کے محفوظ رکھے

بلکہ

گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

ایک

مشہور معروف کتاب ہے

اس کے

حصہ اول کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی اور عملی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کا

حصہ دوم

طبع ہوا ہے۔ حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذۂ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے دور حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور اُنکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

استاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار رہیں صد ہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں اُن سے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدا سے کتاب میں لکھ دیئے گئے اُسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جیسے کہ اُستاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملے گا۔ فی الحقیقۃ مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لے کے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔

قیمت جلد اول للعہ قیمت جلد دوم عہ

محصول ڈاک ہر حال میں ذمہ خریدار

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ایک فلسفی

یعنی

مرحوم مولانا کرامت حسین سابق جج ہائی کورٹ الٰہ آباد کے کار آمد خلائق مصنفات یہ وہ نادر تصنیفات ہیں جنہوں نے اُردو زبان کو علمی بنا دیا ہے ملک کے ہر ایک بچہ کو پڑھائیے اور کام کا آدمی بنائیے اگر خود پڑھیئے تو زندگی کی قیمت بڑھائیے۔

افراد کا سبد - پیشہ ور کے مطالعہ کی چیز ہے - اُردو ۱۲ر

الدین او سالکون - یعنی موازنہ مذہب و سائنس اُردو ۲ر

علم الاخلاق مسلم گرلز اسکول کے کورس میں داخل تھی اُردو یونیورسٹی حیدر آباد دکن کے نصاب تعلیمی میں شامل تھی مجلد قیمت مع محصولڈاک عہ

امور عامہ - عربی فلسفہ عقلی کا کار آمد متن ہے ۱۲ر

زائد خریداروں کو کمیشن دیا جائے گا

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ ۱۹۲۴ء

کی چند مکمل جلدیں دفتر میں برائے فروخت موجود ہیں قیمت فی جلد عہ مع محصولڈاک۔ مشتاقین جلد طلب فرمائیں۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

شرائط ایجنسی

(۱) نقد روپیہ پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) رقم جمع شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچہ کی روانگی موقوف کر دی جائے گی۔

(۳) پانچ پرچہ فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائے گی۔

(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔ علاوہ خاص حالتوں کے پُرانا پرچہ واپس نہ لیے جائینگے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جن صاحب کو قوت مردمی کا مکمل اور بے نظیر علاج کرانا ہو تو اس پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔ جواب کیلئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہیے۔

سید کاظم حسین رضوی متصل غسل خانہ پاٹا نالہ لکھنؤ

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ تیر بہدف ادویہ

محمد احمد خاں صاحب ... سپرنٹنڈنٹ دواخانہ سرکار ریاست رامپور Rampur

معجون مغز کنجشک

... کو طاقت پہونچانے میں ... دوسری مثانہ معدہ و جگر کو طاقت عظیم پیدا کرتا ہے۔ قوت مردی کی نایاب دوا ہے جس کی تعریف حد توصیف سے باہر ہے۔ ایک جلیل القدر طبیب کا قول اور پر کے شعر میں نظم کیا گیا ہے اگر یہی معجون رہے تو دنیا دنیا میں کوئی دوا ہے تو یہی ممسک ہے مغلظ ہے۔ سرعت و رقت کے مرض کو دور کرتی ہے۔ قیمت فی بکس ۴۰ خوراک ...

ماء اللحم عنبری دو آتشہ خاص الخاص

ماء اللحم نہایت محنت اور جانفشانی سے تیار کیا گیا ہے وہ نسخہ ہے جس کی سارے ہندوستان میں شہرت ہے پہلے صرف راجگان و والیان ملک کے لیے تیار ہوتا تھا اب دواخانہ نے خاص طور پر تیار کیا ہے تاکہ عوام الناس کو بھی نفع ہو۔ نہایت قیمتی اور نادر ادویات سے مثل مشک و عنبر تازہ میووں کے عرقوں سے تیار کیا گیا ہے مقوی اعضاء رئیسہ، ہاضم طعام، رنگ رخسار سرخ و سفید کرنے والا، کمزوری کو دور کرنے والا اکسیر ... بواسیر میں مفید، گردہ و مثانہ کو تقویت بخشنے والی دوا ہے قوت مردی کو بڑھانے والا اور ممسک ہے رقت و سرعت وغیرہ کو دور کرتا ہے۔

فی بوتل پانچ روپیہ (صہ)

تین بوتل کے خریدار کو ایک گلاس پیمانہ مفت۔

طلائے مسیحی

اعصاب کی تقویت ... جن لوگوں نے اپنی قوت زائل کی ہو یا کسی اور سبب خلاف فطرت افعال کی وجہ سے ... خراب ہو گئی ہوں ان کے واسطے حکم اکسیر رکھتا ہے ... چند روز میں اپنا فائدہ دکھاتا ہے مایوسوں کی امید کو بڑھاتا ہے اور معمولی ... میں تو وہ اثر دکھاتا ہے اور ایسی طاقت بخشتا ہے کہ بیان سے باہر ہے۔

قیمت فی شیشی آٹھ روپیہ (عہ)

حب یاقوت مقوی و ممسک

طاقت و توانائی پیدا کرنے کی نایاب دوا ہے جس کا مثل و نظیر ملنا مشکل ہے قوت مردی کے اضافہ کرنے میں بے نظیر ہے خون کو بڑھاتی اور حرارت اصلی میں ... پیدا کرتی ہے ... دورت، بےخوابی کی ... کو دور کرتی ہے ... ناامیدوں کی امید کو ... کو لطف شباب جوانوں کی طاقت میں تیزی پیدا کرتی ہے آج تک سیکڑوں نامراد اور مایوس کے ... اس سے صحت ... ہو چکے ہیں۔ اگر باقاعدہ طریقہ پر ... تک استعمال کی جائے تو قوت میں بھی خاصی افزونی ہو۔

قیمت فی بکس ۴۰ خوراک مع ڈاک پانچ روپیہ (صہ)

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطباء سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے۔

فرمائش کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجیے　منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ سٹریٹ لکھنؤ　فہرست کلاں مفت طلب فرمائیے

کلکتہ کا نادر تحفہ

میں نے اپنے مقبول عام اور پسند خاص شاہی زردہ کے بہترین ہونے کی وجہ سے ... فائدہ رسانی ... شاہی زردہ کے ... شائقین کی خوشنودی کی غرض سے شاہی زردہ کے ایک ڈبہ میں انعامی ٹکٹ شامل کیے ہیں جن صاحب کے پاس سو ٹکٹ جمع ہو جائیں وہ ان کے معاوضہ میں اسی نمبر کے ایک ٹین شاہی زردہ کے مستحق ہوں گے۔ اور جو صاحب باہر سے ٹکٹ بھیجیں گے کارخانہ فوراً ... ایک ٹین شاہی زردہ پیش کرے گا۔ اور جو صاحب کم از کم ... شاہی زردہ طلب فرمائیں گے ان کے ساتھ ... ڈاک محصول کی بھی رعایت کی جائے گی۔ ... کے لیے خاص رعایت ہے۔ ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے۔

شاہی زردہ - پانچ تولہ کا ٹین قیمت ایک روپیہ، دو روپیہ، چار روپیہ، آٹھ روپیہ، ... روپیہ

شاہی زردہ قیمت فی سیر [illegible]

نمونتاً ایک شیشی قیمت [illegible]

زردہ مشکی قیمت فی سیر [illegible]

زردہ ... قیمت فی سیر [illegible]

... قیمت فی تولہ [illegible]

شاہی قوام فی تولہ [illegible] مشکی قوام فی تولہ [illegible]

المشتہر کارخانہ شاہی زردہ مقبول اینڈ کو نمبر ... اپر چیت پور روڈ کلکتہ

قصہ ہے یا ظرافت کی جان

اردو میں آج تک اس قصہ کا مثل نہیں ہے

چھپوا

یہ پرظرافت قصہ اودھ پنچ کے ساتھ مسلسل شائع ہوتا رہا ہے اس کے صفحات بطور ناول علیحدہ بھی مرتب کیے گئے ہیں ابتدا سے ۱۹۲۳ء سے جو حضرات اودھ پنچ کے خریدار ہیں انھوں نے مسلسل مطالعہ کیا ہوگا لیکن ... قصہ کی ابتدا سے واقف ہوں گے یہ مرتب ناول ان کے اشتیاق کو پورا کر سکتا ہے۔

قیمت علاوہ محصول ڈاک ...

المشتہر

منیجر اخبار اودھ پنچ لکھنؤ